

Bhaag Bhari

’اے کلموبی، مرن جوگی، اٹھ کر صحن کی جھاڑو نکال جلدی سے پھر آج کام پر چلنا میرے ساتھ۔‘

’نزلرخاں نے اپنی بات رد ہوتی دیکھ کر بھاگ بھری کو دو دھموکے جڑے۔ جس نے قد کاٹھ تو خوب نکال لیا تھا مگر عقل کہیں گٹھوں میں ہی دم توڑ چکی تھی۔ وہ ہائے ہونی کرتی اٹھ کھڑی ہونی اور کچے من میں بھاگتی مرغیوں اور چوزوں کو مخصوص آواز نکال کر ڈربے کی جانب دھکیلنے لگی۔‘

’ن‘، ’***نکممرہ خالی تھا اس کے دل کی مانند ویران، وہ گئی تھی تو زندگی کے سارے رنگ اپنے ساتھ سمیٹ لیے گئی تھی۔ جینے کی تمام تر اسانشات ہونے کے باوجود بھی زندگی اتنی بے آرام تھی کہ اسے ایک پل بھی قرار نصیب نہ تھا۔‘

’ن‘ اوصیفہ مرزا شہر کے جانے مانے بزنس میں کی اکلوتی بیٹی تھی جو اس کی ماموں زاد تھی، جو اپنی منگنی ٹوٹنے کا غم دل پر لے بیٹھی تھی۔ لوہا گرم تھا اور موقع بھی خوب۔ لہذا اس نے اپنی وفا کا مرہم، محبت بنا کر واصفہ کے ٹوٹے دل پر لگانا شروع کر دیا یوں منگیتر کی بے وفائی کا اثر آپستہ آپستہ شکست خوردہ ہو کر بے دم ہو گیا اور وہ ابتسام کی زندگی میں شامل ہو گئی۔ اس کی زیست مثل بہاراں محو رقص ہوئی۔‘

’ن‘ اٹھا؟ شہنشاہ کو ہزارواٹ کا کرنت لگا۔ بات ہی ایسی تھی۔ توقع کے بر خلاف امید سے بڑھ کر۔‘

’ن‘ فون پر دوسری جانب ابتسام کی بہن ملک کی جانی مانی ماڈل شہزین نے خفگی سے ابرو اچکا کر آنکھوں کو نخوت سے مٹکایا اور گردن کو حرکت دی۔‘

’ن‘ بی اور تمہارا؟ حیرت تھی کہ کم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی۔‘

’ن‘ کبھی پوری بات بھی سن لیا کرو۔ ابتسام بھائی کا بے بی میرے پاس ہے۔ ابھی تو نوکر ہی سنبھال رہے ہیں مگر مجھے کسی اچھی میڈ کی تلاش ہے۔ تمہاری نظر میں کوئی بوتو پلینز بتا دینا۔‘

’ن‘ اچھا، ویسے تم کیوں بے بی کے چکر میں پڑ گئیں؟ ڈاکٹر ہونے کے ناتے ابھی پچھلے مہینے اس کا ابارشن اسے اچھی طرح یاد تھا۔‘

’ن‘ ارے، وہ سیلفش واصفہ بچہ منہ بہ مار کر اپنے ایکس لور کے ساتھ گھوم رہی ہے آج کل۔ تعلقات بحال ہوئے تو شادی سے بھی فارغ ہو گئی۔ شہزین کے لہجے میں نفرت گھلی۔ شہنشاہ کی تشفی ہو گئی۔‘

’ن‘، ’***ن‘ بھاگ بھری حیرت سے دیدے پھاڑے یہ شان دار گھر دیکھ رہی تھی۔ ماں نے گھوری ماری تو ماں کے ساتھ کام میں لگ گئی۔ کام ختم ہوا تو زلیخا بیگم صاحبہ فرحین کے ساتھ کھانا پکوانے لگی۔‘

’ن‘ دراصل آج ان کی بیٹی کے متوقع سسرالی رشتہ داروں نے آنا تھا لہذا کام معمول سے زیادہ تھا۔‘

’ن‘ صفائی کروا کر بھاگ بھری ماں سے نظر بچا کر لان کی طرف چل دی۔‘

’ن‘ کچھ دیر بعد مہمانوں کے ساتھ آئے بچوں کے ساتھ مل کر اس نے لان میں خوب دھما چوکڑی مچائی۔‘

’ن‘ زلیخا دل ہی دل میں تلملائی۔ بھاگ بھری کی ٹھکانی لگانے کی خواہش دل میں انگڑائی لے کر رہ گئی اور وہ بس ہاتھ کھجا کر صبر کر گھونٹ بھر کر رہ گئی کہ جوان جہاں اولاد کی پرانے گھر میں درگت بنانا کچھ مناسب نہ لگا۔‘

’ن‘ نوکری عزیز تھی۔ لہذا لشتہ پشتہ کام بھگتا کر بھاگ بھری کو لے کر گھر سدھاری۔ گھر آ کر جو حال کیا۔ وہ الگ کہانی ہے۔‘

’ن‘، ’***ن‘ وہ اس کے کاٹ کے قریب بیٹھا تھا جو خالی تھا جس کی بدولت اس کے دل کا ایک نرم گوشہ لبو رنگ تھا۔‘

’ن‘ آج پرشہزین کا فون آیا تھا کہ میڈ نہیں ملی۔ طلحہ بنوز ناتجربہ کار ملازمین کے پاس تھا۔ اس کا دل دکھ سے بھر گیا۔ دور دور تک ایک بی بی بہن کا رشتہ تھا۔ جس پر وہ اعتبار کر سکتا تھا یا یوں کہیں کہ جس کے لیے وہ محسوس کرتا تھا کہ وہ اس کے بچے سے محبت کر سکتی ہے؟‘

’ن‘ مگر محبت کرنا اور محبت سے پرورش کرنا دو مختلف چیزیں ہیں اور یقیناً آخر الذکر سے پرشہزین مستثنیٰ تھی۔‘

’ن‘، ’***ن‘ ماں کام پر نکلی اور بھاگ بھری کو سمجھو، آزادی کا پیام مل گیا۔ فوراً اردگرد کے گھروں کے اسکول مدرسوں سے فارغ بچوں کو انگن میں جمع کیے شور مچانے لگی۔‘

’ن‘ حتیٰ کہ کمرے میں کونے میں پڑی چار پانی پر پڑے نحیف و بیمار باپ کو بانگ دبل گالیاں، گوسنے جاری کرنے پڑے تب کہیں جا کر بھاگ بھری نے بچوں کو ان کے گھروں کو روانہ کیا اور خود بھی سکون سے بیٹھی۔ اس دوران وہ بری طرح بانپ چکی تھی۔ سانولی رنگت پسینے اور گرمی کی بدولت مزید پکا پن اختیار کر گئی۔‘

’ن‘ شام کو ماں گھر آئی تو باپ نے شکایتوں کا وہ دفتر کھولا کہ ماں کو آج جو شبہ تھا، وہ بھی دور ہو گیا کہ یہ کمبخت بھاگ بھری ہی اس کے بھاگ بند کروانے کے لیے اس کی زندگی میں وارد ہوئی ہے۔ ساری عمر کی پریشائیاں ایک طرف اور بھاگ بھری کی نحوست ایک طرف۔‘

’ن‘ وہ سر پکڑ کر بیٹھی بس بی بی سوچتی رہی جبکہ بھاگ بھری صحن میں بیٹھی جانے کیا سوچے مسکرائے جاری تھی۔‘

’ن‘، ’***ن‘ وہ فون پر بے حد عجلت بھرے انداز میں بات کر رہی تھی۔ ایم رٹیلی سوری بھائی، روشن والوں کے ساتھ کام کرنا میرے لیے بڑی اچھوٹ ہے۔ چھوٹی موتی آفر ہوئی تو انکار کر دیتی۔ امریکہ کی شوٹنگ مکمل ہوئیں تو پاکستان آ کر ضرور طلحہ کو لک افتر کر پاؤں گی۔ ابھی میں نانلہ (ملازمہ) کے ساتھ واپس بھیج رہی ہوں اسے۔‘

’ن‘ فون بند ہوا تو وہ بے بس سا بیٹھا رہ گیا۔ چند ثانیے بعد اپنی کنپٹیاں سہلا کر افس سے نکل آیا کیونکہ نانلہ سے پہلے یقیناً اسے گھر پہنچنا تھا۔‘

’ن‘ اس نے نانلہ کو بھاری بھر کم معاوضے کی پیشکش کر کے بانر کر لیا۔‘

’ن‘ اچھے اور میڈ کی نگرانی کے لیے بھی کسی خاتون کا ہونا بے حد ضروری تھا۔ لہذا کافی سوچ بچار کے بعد اسے اپنی مرحومہ ماں کی دوست انٹی فرحین کا خیال آیا تو انہیں فون پر تمام تفصیلات سے آگاہ کر کے مدد کی اپیل کر دی۔‘

’ن‘ بیٹا، میڈ بے تو یقیناً وہ طلحہ کا بہتر طور پر خیال رکھ لے گی۔ تم ضرورت سے زیادہ پوزیسو ہو رہے ہو۔‘

’ن‘ بس و پیش کر کے انہوں نے دامن بچانا چاہا۔ اس کا دل بند سا ہو گیا۔ انہوں نے مکمل طور پر انکار بھی نہ کیا تھا سو گنجائش ابھی باقی تھی۔‘

’ن‘ انٹی پلینز، واصفہ نے خلع کا نوٹس نہ بھیجا ہوتا تو میں کسی طرح اسے ہی منا لیتا۔ ایکچولی طلحہ کے لیے میرا کسی پرترسٹ کرنے کو دل نہیں مانتا۔ آپ اگر۔‘

’ن‘ اس کی رندھی ہوئی آواز سن کر آ نئی فرحین کو تو رحم آ ہی گیا۔‘

’ن‘ ٹھیک ہے بیٹا، تم طلحہ کو میڈ کے ساتھ یہاں چھوڑ دو۔ میں کمرہ سیٹ کروا دیتی ہوں۔‘

’ن‘ بہت شکریہ انٹی، شہزین کے پاکستان لوٹنے تک آپ کو زحمت اٹھانا پڑے گی۔ وہ متشکر ہوا، ساتھ ہی وضاحت بھی مقدم جانی۔‘

’ن‘، ’***ن‘، ’وہ طلحہ کو گود میں اٹھائے گیٹ سے اندر داخل ہوا تو بڑی سی فٹ بال نے اس کی قدم بوسی کی۔ اس نے ناگواری سے جیسے اپنی کھیڑی کی نوک رسید کر دی۔‘

’ن‘ دفعۃً سامنے سے گلے میں دو پٹہ پھیلانے، گھبرائی ہوئی بھاگ بھری وارد ہوئی۔ ابتسام کی گود میں گول مٹول خوب صورت بچہ دیکھ کر اس کی گھبراہٹ مسرت میں سرایت کر گئی۔ اس نے ڈرتے ڈرتے ذرا سا ایک کر بغور طلحہ کو دیکھا۔‘

’ن‘ صاحب جی، بچہ..... اللہ کتنا پیارا ہے۔‘

’ن‘ اس کی آنکھوں میں جگنو چمکے جو اس کی سانولی رنگت کو مات دے کر اسے بے حد حسین مورت میں تبدیل کر گئے۔‘

’ن‘ ابتسام نے ان محبت سے مزین الوہی دلکش رنگوں کو بے حد انہماک و دلچسپی سے دیکھا۔ وہ رنگ جو لاشعوری طور پر اپنے بچے کے لیے ہر آنکھ میں تلاش رہا تھا۔ پہلے واصفہ، پھر شہزین، نانلہ اور اب فرحین انٹی کے پاس بھی اسی مقصد کے تحت آیا تھا مگر وہ محبت و بے فراری بھاگ بھری کی آنکھوں میں لکھ دی

نے بنا نفرت و گئی تھی۔ اس نے پڑھی اور بہت دل سے پڑھی۔ 'n\بھاگ بھری پر حیرت کے پہاڑ ٹوٹ پڑے، جب اس کراہت طلحہ کو اس کی پھیلائی بانہوں میں ٹھما دیا۔ وہ مسرت بھرے انداز میں اس سے کہیلنے لگی۔ 'n\ابتسام نے پرسوج انداز میں اس کے ساتھ بیرونی جانب قدم بڑھا دیے کہ بھاگ بھری کی سنگت کے حصول کے لیے انٹی فرحین سے بات کرنا ضروری تھی۔ 'n\انہیں تو مارے باندھے اپنے سر پڑ جانے والی ذمہ داری سے چھٹکارا مقصود تھا، لہذا کوئی اعتراض نہ ہوا۔ 'n\چند ہی دنوں میں زلیخا کو اندازہ ہو گیا کہ بھاگ بھری واقعی بھاگ بھری تھی۔ 'n\ (ختم شد) 'n\حمیرا عروش']